سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2015

جمعرات،27۔اگست2015

(یوم الخمیس،11۔ذیقعد1436ھ)

سولھویں اسمبلی: سولھواں اجلاس

جلد 16:شمارہ 2

111

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 27۔اگست 2015

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ خوراک)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

آرڈیننسز کا ایوان میں پیش کیا جانا

1۔ آرڈیننس پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی 2015

ایک وزیر آرڈیننس پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2015

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

3۔ آرڈیننس (ترمیم) جنگلات پنجاب 2015

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) جنگلات پنجاب 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

4۔ آرڈیننس (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2015

ایک وزیر آرڈیننس (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

5۔ آرڈیننس (ترمیم) پنجاب ڈرگز 2015

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) پنجاب ڈرگز 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

6۔ آرڈیننس (ترمیم) پنجاب فوڈ اتھارٹی 2015

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) پنجاب فوڈ اتھارٹی 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

112

7۔ آرڈیننس (دوسری ترمیم) پنجاب ڈرگز 2015

ایک وزیر آرڈیننس (دوسری ترمیم) پنجاب ڈرگز 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

8۔ آرڈیننس پنجاب سپیشل پروٹیکشن یونٹ 2015

ایک وزیر آرڈیننس پنجاب سپیشل پروٹیکشن یونٹ 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

9۔ آرڈیننس (ترمیم) پنجاب ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی 2015

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) پنجاب ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

10۔ آرڈیننس انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب 2015

ایک وزیر آرڈیننس انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

11۔ آرڈیننس (ترمیم) خالص غذا پنجاب 2015

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) خالص غذا پنجاب 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

113

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا سولہواں اجلاس

جمعرات، 27۔اگست 2015

(یوم الخمیس، 11۔ذیقعد 1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 20 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ اَلۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ ۚ

لَا تَاۡخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوۡمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ

مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یَشۡفَعُ عِنۡدَهٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِهٖ ؕ یَعۡلَمُ مَا بَیۡنَ اَیۡدِیۡهِمۡ

وَمَا خَلۡفَهُمۡ ۚ وَلَا یُحِیۡطُوۡنَ بِشَیۡءٍ مِّنۡ عِلۡمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ

وَسِعَ کُرۡسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ ۚ وَلَا یَـُٔوۡدُهٗ حِفۡظُهُمَا ۚ

وَهُوَ الۡعَلِیُّ الۡعَظِیۡمُ ﴿۲۵۵﴾

سورة البَقَرَة آیت255

اللہ (وہ معبود برحق ہے کہ) اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں زندہ ہمیشہ رہنے والا اسے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس سے (کسی کی) سفارش کر سکے۔ جو کچھ لوگوں کے روبرو ہو رہا ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہو چکا ہے اسے سب معلوم ہے اور وہ اس کی معلومات میں سے کسی چیز پر دسترس حاصل نہیں کر سکتے ہاں جس قدر وہ چاہتا ہے (اسی قدر معلوم کرا دیتا ہے) اس کی بادشاہی (اور علم) آسمان اور زمین سب پر حاوی ہے اور اسے ان کی حفاظت کچھ بھی دشوار نہیں وہ بڑا عالی رتبہ (اور) جلیل القدر ہے (255)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

عکسِ روئے مصطفیٰ سے ایسی زیبائی ملی
کھل اُٹھا رنگِ چمن پھولوں کو رعنائی ملی
بحرِ عشقِ مصطفیٰ کا ماجرا ہو کیا بیاں
لطف آیا ڈوبنے کا جتنی بھی گہرائی ملی
جس طرف اُٹھیں نگاہیں محفل کونین میں
رحمت العالمین کی جلوہ فرمائی ملی
چادر زہرا کا سایہ ہے میرے سر پر نصیر
فیض نسبت دیکھئے نسبت بھی زہرائی ملی

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے آج کے ایجنڈے پر محکمہ خوراک سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اوران کے جوابات دیئے جائیں گے۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر!میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں اور مجھے بات کرنے دیں کیونکہ میں بہت اہم بات کرنا چاہتا ہوں۔یہ بہت اہم نکتہ ہے اس کو پیش کرنا بڑا ضروری ہے۔واجد شمس الحسن لعنتی نے جو بیان دیا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: بھئی!کیا ہو گیا ہے، میں نے آپ کو فلور نہیں دیا آپ کو کیا ہو گیا ہے؟

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر!میں نے بہت اہم نکتہ بیان کرنا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ ایک بات کا خیال رکھیں گے کہ آپ کسی کے بارے میں کوئی غلط الفاظ نہیں کہیں گے۔جی، بات کریں کیا مسئلہ ہے؟

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر!روزنامہ "خبریں"کی یہ خبر ہے کہ مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے کا فیصلہ غلط ہے۔یہ واجد شمس الحسن جو ہے اس نے قادیانیوں کے اجتماع کے اندر یہ بات کی ہے۔اگر یہاں کوئی لاؤڈ سپیکر لگاتا ہے تو نیشنل ایکشن پلان کے تحت اس کے خلاف ایکشن ہوتا ہے کہ کہیں اس کے ذریعے کوئی انتشار کی بات کر کے ملک کو انتشار میں مبتلا نہ کر دے تو اس نے اتنی بڑی بات کہہ دی جس سے ہم کروڑوں مسلمانوں کی دل آزاری ہوئی بلکہ اربوں لوگ جو دنیا میں بستے ہیں ان کی دل آزاری ہوئی۔حضور نبی کریم پر ہمارے ماں باپ قربان ان کے تقدس کو یہاں پر اس شخص نے یہ لفظ کہہ کر پامال کیا ہے۔میں مطالبہ کرتا ہوں کہ نیشنل ایکشن پلان کے تحت اس شخص کے خلاف فوری طور پر کارروائی کی جائے اور اگر اس کے خلاف کارروائی نہ کی گئی تو اندیشہ ہے کہ ہمارے نیشنل ایکشن پلان کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ سکتا ہے۔ہماری اسمبلیوں کی ممبر شپ تو کیا اس پر ہم ہزار جانیں قربان کر سکتے ہیں لیکن ایسے مردودوں کو ہم برداشت نہیں کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔جی، چنیوٹی صاحب!

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر!بہت شکریہ۔معاملہ یہ ہے کہ 7۔ستمبر جو چند دنوں کے بعد آنے والا ہے، 7۔ستمبر 1974 کو ہماری قومی اسمبلی نے اتفاق رائے سے قادیانیوں کو ان کے جو اسلام کے خلاف عقائد ہیں ان کی روشنی میں غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا۔آج کا جو بیان اخبار میں نشر ہوا ہے واجد شمس الحسن نے یہ بیان دیا ہے کہ وہ قادیانیوں کو جو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا یہ غلط تھا۔میں یہ سمجھتا ہوں

کہ اُس زمانے کی قومی اسمبلی کے 240 کے لگ بھگ جو ممبران اسمبلی تھے ان سب کی توہین کی گئی ہے اور پھر یہ ان کی ہی توہین نہیں ہے بلکہ پاکستان کے وہ تمام لوگ جنہوں نے ان کو منتخب کیا تھا ان کی بھی توہین کی گئی ہے۔ یہ قادیانیوں کے کوئی ایجنٹ ہیں یا ان کے خیر خواہ افسران ہیں جو گاہے بگاہے اس قسم کے بیانات داغتے رہتے ہیں۔ میں چاہتا تھا کہ آپ کے علم میں یہ بات لائی جائے کہ ابھی ہمارا بجٹ تقسیم ہوا تو میرے چنیوٹ کی آٹھ یونین کونسلوں کی سیوریج کے لئے صرف 20 کروڑ روپیہ دیا گیا لیکن چناب نگر کی دو یونین کونسلوں کے لئے 73 کروڑ روپے کا بجٹ مختص کیا گیا۔ میرا سوال ہے کہ یہ کیسا difference ہے، یہ کیسی تفریق ہے؟ وہ ایک اخبار میں لکھتے ہیں کہ ان مذہبی لوگوں کی وجہ سے ملک میں انتشار پھیلا ہے۔ 2013 میں ہمارے انکم ٹیکس آفس فیصل آباد نے قادیانی جماعت کو خط لکھا کہ تمہاری جو انکم ہے اس پر تقریباً ڈیڑھ کھرب روپیہ یعنی ڈیڑھ سوارب روپیہ انکم ٹیکس بنتا ہے وہ ادا کرو۔ انہوں نے دفتر میں آکر فیصل آباد کے افسروں کو دھمکیاں دیں، ان کو رشوت کا لالچ دیا جب انہوں نے رشوت قبول نہیں کی تو انہوں نے ہائی کورٹ سے ڈیڑھ کھرب روپیہ پر stay حاصل کر لیا۔ یہ قادیانی اسلام اور وطن دونوں کے غدار ہیں لیکن وہ اپنے مفادات بھی حاصل کرتے ہیں۔ چناب نگر کے ایریا میں ایک ہزار 34 ایکڑ زمین 1947 میں انہوں نے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: چنیوٹی صاحب! آپ اس پر قرارداد لے کر آئیں۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! انہوں نے ایک ہزار 34 ایکڑ زمین صرف 10 ہزار روپے میں خریدی تھی جو ان کی ذاتی ملکیت ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ ایک پرائیویٹ کالونی کو 73 کروڑ روپیہ دیا جا سکتا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس پر کوئی تحریک التوائے کار یا قرارداد لے کر آئیں۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! یہ اس قسم کی ساری غلط کارروائیاں ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: چنیوٹی صاحب! آپ اس پر تحریک التوائے کار دیں۔ جی، میاں محمد اسلم اقبال!

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس پر کمیٹی بنائی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اس پر تحریک التوائے کار دیں پھر اس کو دیکھتے ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! آپ سے پہلے میاں محمد اسلم اقبال کھڑے ہیں پہلے میں ان کی بات سن لوں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! جو ابھی وحید گل صاحب نے بات کی ہے میں نے بھی وہ خبر روزنامہ "خبریں" میں پڑھی ہے۔ اس سے عالم اسلام کے مسلمانوں کی دل آزاری ہوئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ کسی کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ کسی کے مذہب کے بارے میں، کسی کی عقیدت کے بارے میں اس طرح کے الفاظ کہے۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ پچھلے دور میں یہ بندہ انگلینڈ کے اندر پاکستان کا ہائی کمشنر بھی رہا ہے اور اس نے کتنی واہیات بات کر دی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پوری اسمبلی کی طرف سے، اس ایوان کی طرف سے ایک قرارداد ضرور آنی چاہئے تاکہ ہم اس کو بتا سکیں کہ الحمدللہ ابھی مسلمان زندہ ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم کسی حوالے سے بھی، کسی طرح بھی اس بات کو کسی شکل میں بھی قبول نہیں کریں گے۔ میں اخبارات کے حوالے سے بھی بات کروں گا اور میری request یہ ہے کہ اس طرح کی سٹیٹمنٹ نہ چھاپی جائے جس سے ہماری دل آزاری ہو۔ جب آپ اس طرح کرتے ہیں ابھی ہم حالت جنگ سے گزر رہے ہیں۔ ہم ہر چیز پر compromise کر سکتے ہیں ہم سیاسی لوگ ہیں، ہم ٹیبل ٹاک کرنے کے عادی ہیں لیکن جس چیز پر compromise نہیں ہو سکتا وہ نبی پاک کی ذات مبارکہ ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب محمد وحید گل کی طرف سے "نعرہ تکبیر اللہ اکبر"
اور نعرہ رسالت یا رسول اللہ" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر! کسی حوالے سے، کسی طرح بھی، کسی لحاظ سے بھی ہم اس پر آ ہی نہیں سکتے، ہم compromise کر ہی نہیں سکتے۔ ہم اپوزیشن اور حکومتی بنچز ایک دوسرے کے دلائل کے ساتھ بات کرتے ہیں اور convince کرنے کی کوشش کرتے ہیں اگر کوئی ہو جائے تو ٹھیک ہے اور نہ ہو پھر بھی ٹھیک ہے۔ وہ کبھی ہمیں convince کر لیتے ہیں اور کبھی ہم اُن کو کر لیتے ہیں لیکن اس چیز پر کوئی

compromise نہیں ہے اس لئے میں آپ کے توسط سے حکومتی بنچوں کے لوگوں سے گزارش کروں گا کہ ہم آج ایک متفقہ قرارداد لاتے ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ ایک ضروری بات ہے کہ دو چھوٹے چھوٹے issues ہیں جو میں آپ کی اجازت سے عرض کرنا چاہ رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

سپریم کورٹ کے فیصلے کے تحت قانون سازی اردو میں کرنے کا مطالبہ

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ایک تو بہت پہلے کا issue ہے۔ ابھی legislation کے حوالے سے جو اسمبلی کے اندر آرڈیننس introduce کروائے جا رہے ہیں، ابھی نوٹیفکیشن آئے ہیں اور یہ ساری چیزیں ہیں۔ Last time رانا ثناء اللہ خان کی سربراہی میں اسمبلی کے Rules of Procedure کے حوالے سے بات ہو رہی تھی وہاں پر سیکرٹری صاحب، حافظ صاحب بھی تشریف رکھتے تھے اور ایڈیشنل سیکرٹری لاء بھی موجود تھے۔ وہاں پر یہ بات کی گئی تھی کہ آئندہ اسمبلی کے اندر جو legislation introduce کروائی جائے گی اس کو آپ اردو میں لے کر آئیں گے۔ سپریم کورٹ کے فیصلے کے مطابق بھی یہ ہے تا کہ ہمارے ممبران اسمبلی ہمارے وہ بہن بھائی جو انگلش زبان سے ناواقف ہیں وہ بہتر انداز میں اپنی participation کر سکیں۔ اُس وقت لاء منسٹر صاحب نے سیکرٹری صاحب کی موجودگی میں ایڈیشنل سیکرٹری صاحب کو آرڈر کئے تھے کہ آئندہ آپ نے اس چیز کو confirm کرنا ہے کہ یہ اردو کے اندر آئے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کیونکہ یہ بل جو آنے ہیں اس پر جب ہم بحث کریں تو اس پر سیر حاصل بحث کر سکیں۔ اس وقت ہمارے پاس ایسی کوئی چیز اردو میں نہیں آئی اس لئے یہ اردو میں آنی چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں، جب آپ نے decision کر لیا تو آئندہ اردو میں ہی آئے گا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جی، ٹھیک ہے۔

پارلیمنٹیرین شہداء کی فیملی کو مراعات دینے کا مطالبہ

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! دوسرا میں ایک انتہائی اہم نکتے کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم as a parliamentarians ہمارے پیچھے ہماری اسمبلی کھڑی ہے، ہم اس اسمبلی کے ممبران ہیں، ہم لوگوں کی نمائندگی کرتے ہیں کیونکہ لوگوں نے اپنی مشکلات کے حل کے لئے ہمیں اسمبلی کا فورم دیا ہے، ہم ان کی نمائندگی کرتے ہوئے اور ان کے مسائل سامنے لے کر آتے ہیں۔ گزارش یہ ہے کہ کوئی بھی ایم پی اے جو کسی بھی جماعت سے تعلق رکھتا ہے اس کے معاملات کو بھی اس اسمبلی نے ہی دیکھنا ہے۔ کل کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ شہید کے حوالے سے یہاں پر انہیں خراج عقیدت پیش کیا گیا، ہر کسی نے اپنی استطاعت کے مطابق چند لفظ ان کی شان میں کہے اور ہم سب نے مل کر اظہار افسوس بھی کیا۔ ایک لحاظ سے جو شہید ہوتا ہے وہ تو زندہ ہوتا ہے لیکن ہمیں اس کا علم نہیں ہوتا، یہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اس لئے زندہ بندوں کا ماتم نہیں کیا جاتا جب انسان زندہ ہوتا ہے تو اس کی خوشی ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! میرے یہاں عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر کوئی پارلیمنٹ کا بندہ خدانخواستہ اس دہشت گردی میں شہید ہو جاتا ہے تو میری گزارش ہے کہ اس کو وہ مراعات دی جائیں جو کوئی بھی پاکستان کا ایک اچھا، قابل اور بااعتماد ادارہ اپنے بندوں کو مراعات کے حوالے سے accommodate کرتا ہے۔ آپ ان میں سے چند فیصد لوگ نکال دیں جو اپنا بوجھ خود اٹھاتے ہیں۔ otherwise 99 percent لوگ جس طرح ہماری بہنیں اور بھائی بیٹھے ہوئے ہیں، جو میں سمجھتا ہوں کہ اس 12 ہزار روپے کی تنخواہ پر کچھ نہیں بنتا اور میں کوئی تنخواہیں بڑھانے کی بات نہیں کر رہا۔ میں اپنی بات کر رہا ہوں اور اپنی ذات کی بات کر رہا ہوں کہ تنخواہ نہ بڑھائی جائے لیکن کم از کم ان لوگوں کا تو خیال کیا جائے جو اپنی جوانی اور اپنا سارا کچھ اپنے لوگوں کے لئے دے دیتے ہیں اور جب وہ دنیا سے چلے جاتے ہیں تو ان کے پیچھے ان کی فیملی کو کون look after کرے گا؟ اگر خدانخواستہ اس طرح کا حادثہ ان کے ساتھ ہو جائے جس طرح کا کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کے ساتھ ہوا ہے، وہ ایک معزز ممبر تھے انسان کی سفید پوشی کا اسے ہی پتا ہوتا ہے یا اللہ کو ان کے بھرم کا پتا ہوتا ہے انسان تو وہ لے کر چل رہا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ کسی بھی ادارے کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسے پیرا میٹر بنائے جائیں کہ اگر خدانخواستہ شہادت ہو جاتی ہے تو اس شہید کی فیملی اور اس کے بچوں کو اسی طرح accommodate کیا جائے جس طرح میں سمجھتا ہوں کہ آپ آرمی، پولیس یا کسی ادارے کو

accommodate کرتے ہیں۔ یہ معزز ممبران اسمبلی کی خدمات اپنی جگہ ہیں تو اس حوالے سے میری آپ سے humble request ہے کہ آپ اس کو take up کر کے کسی کمیٹی میں بھیج دیں۔ جو دوست احباب حکومتی بنچوں سے بیٹھنا چاہتے ہیں اور اپوزیشن سے بیٹھنا چاہتے ہیں وہاں بیٹھیں تاکہ ہم اس میں اپنی input دے سکیں اور ہم کہہ سکیں۔ ہم یہ اپنی ذات کے لئے نہیں کر رہے ہیں ہم ان لوگوں کے لئے کرنے جا رہے ہیں کہ جو بے چارے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! اس میں گزارش یہ ہے۔۔۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ یہ دوسروں کو بھی بات کرنے دیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! آپ پہلے بات کر لیں پھر میں کچھ کہوں گا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! جب بات ہو رہی ہوتی ہے تو please مہربانی کریں، آپ بیٹھ جائیں آپ کو ہمیشہ یہ شوق پڑا ہوتا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! دو منٹ تشریف رکھیں۔ میاں صاحب! آپ مجھ سے بات کریں۔ میاں صاحب! اس کے لئے ہم نے already کمیٹی نمبر 6 بنائی ہوئی ہے۔ سیکرٹری صاحب! آپ میاں صاحب کو بھی اس کمیٹی میں بلا لیجئے گا۔ میاں صاحب! آپ اس میں اپنی سفارشات دیں۔ باقی بھی جتنی پارلیمانی جماعتوں کے لیڈران یہاں پر موجود ہیں، جیسے قاضی احمد سعید موجود ہیں، سردار وقاص حسن موکل بھی آ جائیں گے وہ بھی اپنی سفارشات دیں اور انشاء اللہ ایوان کی اس میں sense لے لیں گے۔ آپ لوگ جس طرح فیصلہ کریں گے اس پر ایوان کی sense لے لیں گے۔ آپ کو کمیٹی نمبر 6 کی میٹنگ کا بتا دیں گے اور آپ اس میں اپنی سفارشات لے کر آ جائیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کے حوالے سے ایک بات کل بھی میں نے کی تھی اور آج بھی کی ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہم سب دوست، پارلیمنٹیرین اور حکومتی، اپوزیشن بنچوں اور تمام جماعتوں کا اس بات پر consensus ہے کہ انہیں پاکستان کا اعلیٰ سول ایوارڈ دیا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! کل آپ چلے گئے تھے۔ رانا ثناء اللہ خان صاحب نے بتایا تھا کہ کابینہ اور وزیر اعلیٰ نے اس کو منظور کر کے فیڈرل گورنمنٹ کو بھجوا دیا ہے۔ سیکرٹری صاحب ہمارے اس

ایوان کے تمام معزز ممبران کی طرف سے بھی تمغہ شجاعت کے لئے سفارشات فیڈرل گورنمنٹ کو جائے گی۔یہ آج ہی ڈرافٹ بنا کر بھجوادیں۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: قاضی صاحب!ایک منٹ تشریف رکھیں۔ڈاکٹر صاحبہ ذرا ضروری بات کرنا چاہتی ہیں۔جی،ڈاکٹر صاحبہ!آپ بات کریں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر!شکریہ۔اس وقت تو میں تمام عالم اسلام کی طرف سے ان کے جذبات کی نمائندگی کرنا چاہ رہی ہوں۔ہمارے نبی پاک جن پر لاکھوں درود وسلام، اس پر اس طرح کے بار بار attack ہو رہے ہیں وہ اسی لئے ہو رہے ہیں کہ صرف مسلمانوں میں انتشار پیدا کیا جائے اور ان کو سائیڈ پر لگایا جائے۔جب تک ان لوگوں کو کوئی سزا نہیں دی جائے گی، ختم نبوت کس لئے تھا اور پاکستان کس لئے بنا؟

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ!اس پر بات ہو گئی ہے۔قرارداد آپ متفقہ طور پر لے آئیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب!آپ تشریف رکھیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!ہم اس میں resolution لے آتے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ سارے بیٹھے ہوئے ہیں لیکن شاید لاء منسٹر صاحب تو نہیں بیٹھے،آپ resolution لے آئیں اور rules کے مطابق اس کو take up کرتے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!میں ایک بات کہتا ہوں کہ واجد شمس پاکستان کے ایمبیسیڈر رہے ہیں ان سے تمام اعزازات واپس لئے جائیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،آپ اس پر resolution لے کر آئیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ!جب قرارداد متفقہ طور پر آ جائے گی تو اس پر بات کریں گے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! انہوں نے تنخواہوں کا کہا ہے تو یہ ہمارا حق ہے اور ہم کوئی خیرات نہیں مانگ رہے۔ یہ ہمارا right ہے اور ہمیں دیا جائے۔ آپ نے بھی وعدہ کیا تھا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! آپ تشریف رکھیں۔ یہ بات کمیٹی نمبر 6 میں چل رہی ہے، اس کی کل میٹنگ تھی لیکن دو ممبران نہیں تھے جس میں سردار وقاص حسن موکل صاحب بھی ہیں اس لئے pending کر دی ہے۔ جی، قاضی صاحب! آپ بات کریں۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! میں بھی اسی بات کی طرف آنا چاہ رہا ہوں۔ واجد شمس نے جو بات قادیانیوں کے حوالے سے کی ہے کہ ان کو اقلیت قرار دینے کا فیصلہ غلط تھا تو اس سے اس نے پنجاب کے نہیں، پاکستان کے نہیں بلکہ پوری دنیا کے مسلمانوں کی دل آزاری کی ہے۔ یہ سیاست کی بات نہیں ہے یہ بھی حقیقت ہے کہ اس وقت کی جو اسمبلی تھی، اس وقت کی جو حکومت تھی اس کے سربراہ ذوالفقار علی بھٹو تھے اور اس وقت پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت تھی۔ اقلیت کا لفظ ایک مہذب لفظ ہے اس اسمبلی نے قادیانیوں کو کافر قرار دیا تھا۔ اس وقت میاں محمد نواز شریف کی حکومت ہے اور ہمارا پرزور مطالبہ ہے کہ اس لعنتی شخص کو کیفر کردار تک پہنچائیں، اس کے خلاف ایف آئی آر درج ہو اور ساری مراعات واپس لی جائیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ اس پر قرارداد لے آئیں۔ صبح اس کو متفقہ طور پر take up کر لیتے ہیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر!۔۔۔

سوالات

(محکمہ خوراک)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! وقفہ سوالات شروع ہے اور پہلا سوال بھی آپ ہی کا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر!...I have to

جناب قائم مقام سپیکر: پھر آپ کا یہ سوال۔۔۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! آپ مجھے بات کرنے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ بات کریں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! اس وقت میں آپ سمیت اس پوری اسمبلی کو ایک بہت ہی اہم مسئلہ درپیش ہے کیونکہ وہ صرف میرا مسئلہ نہیں ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہم سب اس میں شامل ہیں۔ میں کل پنجاب اسمبلی آ رہی تھی کیونکہ مجھے جہلم سے آنا ہوتا ہے جب راستے میں 12:00 بجے مجھے اطلاع ملی کہ میرے ڈیرے پر نان سٹاپ فائرنگ ہو رہی ہے۔ میرا ڈیرہ ڈسٹرکٹ جہلم میں دارہ پور گاؤں میں ہے جہاں پر میری رہائش ہے۔ مجھے اطلاع ملی کہ وہاں پر فائرنگ ہو رہی ہے۔ میں راستے سے واپس چلی گئی پورے راستہ میں ڈی پی او مجاہد اکبر کو فون کرتی رہی اور وہ available نہیں تھے ان کے سیکرٹری سے بات ہوئی انہوں نے کہا کہ جب وہ فارغ ہوتے ہیں آپ کی بات کرواتے ہیں جو کہ ابھی تک میری ان سے بات نہیں ہو سکی۔ اس کے بعد میں چوکی انچارج ارشد کو مسلسل فون کرتی رہی اور اس نے کہا کہ میں جہلم آیا ہوا ہوں اور میں ابھی ڈیرے پر پہنچتا ہوں جو کہ میرے جانے تک وہ نہیں پہنچے تھے۔ میرے جانے کے چار گھنٹے بعد چوکی انچارج میرے ڈیرے پر پہنچے۔ میرے بیٹے پر ڈائریکٹ فائرنگ ہوتی رہی، وہ جدید اسلحہ تھا جس کے ساتھ فائرنگ ہوئی ہے اور ابھی تک کوئی وہاں پر کسی قسم کا ایکشن نہیں لیا گیا۔ اگر ہمیں یہ پروٹیکشن گورنمنٹ دے رہی ہے کہ جس کا دل چاہے اُٹھ کر جس کو مار دے، ابھی ہمارے معزز ممبر جن کے ساتھ بہت بڑا ظلم ہوا ان کو دن دہاڑے دہشت گردی کا نشانہ بنایا گیا اور ابھی میرے ڈیرے پر جب فائرنگ ہوتی ہے، بطور ممبر میرا یہ right بنتا ہے کہ مجھے attend کیا جائے، مجھے آگے سے کم از کم جواب دیا جائے، کم از کم میری ایف آئی آر درج کی جائے۔ آپ یقین کریں کہ ابھی تک کوئی ملزم arrest ہوا، کوئی ایف آئی آر درج ہوئی اور نہ ہی اس پر کوئی ایکشن لیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں اس پر خود ڈی پی او سے بات بھی کرتا ہوں اور اگر اس پر آپ نے کوئی توجہ دلاؤ نوٹس دیا ہے۔۔۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں نے توجہ دلاؤ نوٹس دیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ہم اس کو ایجنڈے پر لے کر آتے ہیں۔ جی، پہلا سوال بھی آپ کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! سوال نمبر 1221 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع جہلم: سال 2013 میں گندم خریدنے کا ٹارگٹ و دیگر تفصیلات

*1221: **محترمہ راحیلہ انور:** کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع جہلم میں 2013 میں گندم کی خرید کے لئے کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ب) اس سیزن کے لئے کتنا باردانہ فراہم کیا گیا؟

(ج) اس ضلع میں کل کتنے مستقل اور کتنے عارضی مرکز خرید گندم بنائے گئے؟

(د) ان پر کتنا عملہ تعینات کیا گیا؟

(ہ) اس ضلع کا گندم کی خرید کا کل ٹارگٹ کتنا مقرر کیا گیا؟

(و) ان مراکز پر گندم لانے والوں کے لئے کیا کیا سہولیات فراہم کی گئیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسداللہ):

(الف) ضلع جہلم میں سال 2013 میں گندم خریداری کے لئے مبلغ۔/30,07,50,000 روپے فراہم کئے گئے۔

(ب) ضلع جہلم میں اس سیزن کے لئے دو لاکھ پی پی تھیلے فراہم کئے گئے۔

(ج) ضلع جہلم میں دو مستقل مراکز خرید گندم بنائے گئے یعنی جہلم اور سوہاوہ۔ جبکہ چک شادی عارضی مرکز خرید گندم بنایا گیا۔

(د) ہر مرکز خرید گندم پر دو اہلکار تعینات کئے گئے۔

(ہ) اس ضلع کا کل ٹارگٹ 10000 میٹرک ٹن مقرر کیا گیا تھا بعد ازاں کم کر کے 2008 میٹرک ٹن مقرر کر دیا گیا۔

(و) گندم کی قیمت کے علاوہ 7.50 روپے فی 100 کلوگرام ڈیلیوری چارجز بھی ادا کئے گئے علاوہ ازیں کسانوں کی سہولت کے لئے شامیانے اور کرسیاں رکھی گئیں اور پینے کے لئے ٹھنڈے پانی کا انتظام کیا گیا تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں نے جز(الف) میں سوال کیا تھا کہ ضلع جہلم میں 2013 میں گندم کی خرید کے لئے کتنی رقم فراہم کی گئی؟ اس سوال کے جز(ب) میں دوسرا سوال ہے کہ اس سیزن کے لئے کتنا باردانہ فراہم کیا گیا؟ اس سوال کے جز(ج) اس ضلع میں کل کتنے مستقل اور کتنے عارضی مرکز خرید گندم بنائے گئے؟ اس سوال کے جز(د) ان پر کتنا عملہ تعینات کیا گیا؟

جناب قائم مقام سپیکر: ضمنی سوال پوچھا گیا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر!، میں اس سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 1684 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: گندم کی خرید کے لئے فراہم کی گئی رقم و دیگر تفصیلات

*1684: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈپٹی ڈائریکٹر فوڈ لاہور کو 12-2011 اور 13-2012 کے دوران گندم کی خرید کے لئے کتنی رقم فراہم کی گئی ہے؟

(ب) ان دو سالوں کے دوران کتنا باردانہ فراہم کیا گیا؟

(ج) کتنا باردانہ تقسیم کیا گیا اور کتنا خورد بُرد کر لیا گیا؟

(د) ان دو سالوں کے دوران ڈپٹی ڈائریکٹر لاہور نے کتنی گندم خرید کی، تفصیل سنٹر وار بتائیں؟

(ہ) ان دو سالوں کے دوران کتنی رقم کی خورد بُرد کا انکشاف ہوا اور کتنے ملازمین کے خلاف قانونی اور محکمانہ کارروائی کی گئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ):

(الف) ڈپٹی ڈائریکٹر فوڈ لاہور کو خریداری گندم کے لئے براہ راست کوئی رقم تفویض نہیں کی جاتی بلکہ مطلوبہ رقم مقررہ خریداری ہدف کے مطابق متعلقہ بنکوں کو مختص کی جاتی ہے اور کاشتکار اپنی گندم کے عوض خریداری مرکز سے جاری کردہ بل کے مطابق رقم متعلقہ بنک سے بذریعہ

اکاؤنٹ حاصل کرتے ہیں۔تاہم خریداری گندم سکیم2011-12اور 2012-13میں فراہم کردہ رقم کی ضلع وار تفصیل درج ذیل ہے:

نام ضلع	2011۔12	2012۔13
لاہور	858798168روپے/۔	918030554روپے/۔
قصور	1949379838روپے/۔	2073967798روپے/۔
شیخوپورہ	2169025364روپے/۔	2368623215روپے/۔
ننکانہ صاحب	1406050729روپے/۔	1507636819روپے/۔
کل میزان	6383254099روپے/۔	6868258386روپے/۔

(ب) ان دو سالوں کے دوران فراہم کردہ باردانہ کی ضلع وار تفصیل درج ذیل ہے:

نام ضلع	2011۔12	2012۔13
لاہور	614179بوریاں	600120بوریاں
قصور	977589بوریاں	1078945بوریاں
شیخوپورہ	910629بوریاں	903164بوریاں
ننکانہ صاحب	895147بوریاں	898968بوریاں
کل میزان	3397544بوریاں	3481197بوریاں

(ج) تقسیم باردانہ کی ضلع وار تفصیل درج ذیل ہے تاہم کوئی باردانہ خُورد بُرد نہ کیا گیا ہے:

نام ضلع	2011۔12	2012۔13
لاہور	524623بوریاں	352131بوریاں
قصور	820611بوریاں	799847بوریاں
شیخوپورہ	910629بوریاں	903164بوریاں
ننکانہ صاحب	590159بوریاں	572652بوریاں
کل میزان	2846022بوریاں	2627794بوریاں

(د) سال2012اور2013میں خرید گندم کی ضلع / سنٹر وار تفصیل درج ذیل ہے:

ضلع	نام سنٹر	2011۔12میٹرک ٹن	2012۔13میٹرک ٹن
لاہور	برکی	8454.035	8848.400
	کاہنہ	7724.990	7532.738
	رکھ چھبیل	9463.600	9420.750
	رائیونڈ	10403.750	9071.207
قصور	قصور	13501.500	12700.000
	چونیاں	8552.550	8756.800
	ڈھینگ موڑ	4579.700	4683.900
	حبیب آباد	5406.600	5256.750
	کوٹ رادھا کشن	4978.100	4647.000

	بیدیاں	2946.000	2976.900
	کھڈیاں	6047.900	6087.700
	عثمان والا	5204.300	5311.200
	تلونڈی	3797.600	3173.400
	پتوکی	7479.000	7390.950
	کنگن پور	5404.500	4683.900
	پھول نگر	5598.450	5058.300
	سرائے مغل	5225.100	5095.900
	شام کوٹ	3099.500	2960.150
شیخوپورہ	شیخوپورہ	12092.500	11033.860
	خانقاہ ڈوگراں	13773.500	14846.500
	فاروق آباد	10442.050	10260.200
	صفدر آباد	4134.500	4462.300
	مانانوالہ	6346.300	6240.400
	مریدکے	8310.900	7905.350
	نارنگ	11086.000	11527.100
	جھبراں	4601.550	4334.350
	بھکھی	1745.650	1763.000
	چک 4 رسالہ	2389.300	2198.700
	شرقپور شریف	4660.400	4438.450
	برج اٹاری	2289.400	2207.500
	آہدیاں	4158.500	4264.500
	مقبول پور میانی	5019.400	4491.400
ننکانہ صاحب	ننکانہ صاحب	11292.000	12377.700
	واربرٹن	7346.150	7256.500
	پنواں	6951.400	7125.000
	شاہ کوٹ	6954.200	7295.100
	سانگلہ ہل	4556.600	4326.700
	مڑھ بلوچاں	3694.300	3372.300
	بچیکی	5596.300	4189.800
	موڑ کھنڈا	4824.000	4098.300
	فیض آباد	7751.000	7253.800
	میزان	2,67,913,075	2,60,924,755

(ہ) گندم کی خرید کے حوالے سے کسی خُورد بُرد کا انکشاف نہ ہوا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ سال 13-2011 میں جو باردانہ فراہم کیا گیا تھا اس کا کیا criterion رکھا گیا تھا، اس کا کیا procedure ہوتا ہے اور اس کی فراہمی کتنے دن تک جاری رہتی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسداللہ): جناب سپیکر! باردانے کی detail تو جواب میں بتادی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: باردانے کی distribution کا criterion کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسداللہ): جناب سپیکر! باردانے کی distribution کا criterion یہ ہے کہ آٹھ بوری فی ایکڑ کے حساب سے کسان کو دی جاتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یعنی کسان کو فی ایکڑ آٹھ بوریاں باردانہ دی جاتی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسداللہ): جناب سپیکر! جی ہاں! اس کے علاوہ پچاس بوریوں کے لئے موقع پر try کر کے بھی زمیندار لے سکتا ہے، اس کے علاوہ پچاس بوری والے زمیندار کے لئے اکاؤنٹ کھلوانے کی بھی ضرورت نہیں ہے اس کو نقد payment کی جاتی ہے۔ اس کے بعد جو بڑے زمیندار ہیں ان کو اکاؤنٹ کھلوانا پڑتا ہے اور آٹھ بوری فی ایکڑ کے حساب سے باردانہ وہ لے سکتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! وہ فرما رہے ہیں کہ آٹھ بوری فی ایکڑ کے حساب سے باردانہ دیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرا سوال یہ بھی تھا کہ کتنے دنوں تک باردانے کی فراہمی کا سلسلہ جاری رہتا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ پوچھ رہی ہیں کہ کتنے عرصہ تک آپ کا یہ process چلتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسداللہ): جناب سپیکر! جس وقت تک مارکیٹ میں گندم available رہتی ہے یا اس سنٹر کا ٹارگٹ جب تک پورا نہیں ہو جاتا، اس وقت تک اس کی خرید جاری رہتی ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد:جناب سپیکر!یہ سوال میں نے اس لئے کیا تھا کہ یہ سوال 2013 سے متعلق تھا،اس کے بعد دو فصلیں آچکی ہیں۔جہاں تک باردانے کی فراہمی کا تعلق ہے میں اس سال کی صورتحال آپ کی خدمت میں بتانا چاہ رہی ہوں کہ یہ باردانہ صرف آٹھ سے دس روز تک فراہم کیا گیا اوراس کے بعد گورنمنٹ کی طرف سے اس کو stop کر دیا گیا۔جس وقت وہ باردانہ فراہم کیا جارہا تھا اس وقت 1300 روپے فی من گندم کی قیمت مقرر کی گئی تھی لیکن دس دن کے بعد demand کے باوجود یہ باردانہ فراہم کرنا بند کر دیا گیا تھا اور بعد میں اس کی قیمت 1050 روپے تک reduce کر دی گئی تھی۔

جناب سپیکر!میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ یہ کوئی criterion تو نہ ہوا، حالانکہ انہوں نے جواب دیا ہے کہ جب تک ضرورت رہتی ہے جب تک گندم ہوتی ہے تب تک وہ فراہم کیا جاتا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر:ڈاکٹر صاحبہ!آپ کوئی specific سنٹر ہی بتادیں کہ کہاں پر ایسا ہوا ہے تاکہ ان سے پوچھا جا سکے؟

ڈاکٹر نوشین حامد:جناب سپیکر!یہ پنجاب کے مختلف اضلاع میں ہوا ہے اس کی تفصیل میں آپ کو بعد میں دے دوں گی۔

جناب قائم مقام سپیکر:وہ کہتی ہیں کہ آٹھ دس دن کے اندر ہی آپ نے اس process کو stop کر دیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک(چودھری محمد اسداللہ):جناب سپیکر!ہم نے ٹارگٹ بھی پورا کرنا ہوتا ہے، محکمہ کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ کسان کے لئے مارکیٹ میں قیمتیں stable رہیں۔اس کے لئے ہم باردانہ کو زیادہ عرصہ چلانے کے لئے اس کو وقفہ دے کر چلاتے رہتے ہیں جس سے ٹارگٹ بھی پورا ہوتا ہے اور کوشش یہ کرتے ہیں کہ کسان کو اپنی گندم کی مطلوبہ قیمت حاصل ہو سکے۔

جناب قائم مقام سپیکر:اگلا سوال بھی ڈاکٹر صاحبہ آپ کا ہی ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد:جناب سپیکر!سوال نمبر 1685 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر:جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: گندم خرید کے مراکز و دیگر تفصیلات

*1685: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور شہر میں گندم کی خرید کے مرکز کہاں کہاں قائم ہیں؟

(ب) سال 2012 اور 2013 کے دوران ان مراکز پر کتنی گندم خرید کی گئی؟

(ج) ان مراکز پر کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں، ان کے نام، عہدہ، گریڈ بتائیں؟

(د) ان مراکز پر خرید کردہ گندم پر سال 12-2011 اور 2013 کے دوران کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(ہ) ان دو سالوں کے دوران کتنا باردانہ کسانوں کو فراہم کیا گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ):

(الف) لاہور میں مراکز خرید گندم کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	مرکز خرید گندم
1	رکھ چھبیل
2	رائیونڈ
3	برکی
4	کاہنہ

(ب) سال 13۔2012 اور 14۔2013 میں ان مراکز پر خرید گندم کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام سنٹر	سال	خرید گندم (میٹرک ٹن)
برکی	2012-13	8848.400
کاہنہ	2012-13	7532.738
رکھ چھبیل	2012-13	9420.750
رائیونڈ	2012-13	9071.207
	میزان	34873.095
برکی	2013-14	9271.400
کاہنہ	2013-14	9026.900
رکھ چھبیل	2013-14	9460.822
رائیونڈ	2013-14	10022.122
کل میزان		37781.244

(ج) مراکز خرید گندم کاہنہ و بر کی عارضی بنیادوں پر قائم کئے جاتے ہیں اور دوران خرید ان مراکز پر خرید کردہ گندم براہ راست بذریعہ کاشتکاران سرکاری گودام واقع گلبرگ و مغلپورہ پر ترسیل کر دی جاتی ہے۔ تاہم سرکاری گوداموں پر کام کرنے والے ملازمین کی مطلوبہ تفصیل درج ذیل ہے۔

نام	عہدہ	تعیناتی سنٹر	گریڈ
غلام سرور بھٹی	ایس او	مغلپورہ	16
غلام چشتی	اے ایف سی	مغلپورہ	15
محمد امجد	اے ایف سی	مغلپورہ	15
رانا شکیل	ایف جی آئی	مغلپورہ	12
رانا جاوید اقبال	ایف جی آئی	مغلپورہ	12
محمد افضل	چوکیدار	مغلپورہ	2
رشید احمد	چوکیدار	مغلپورہ	2
مرزا اسلامت بیگ	چوکیدار	مغلپورہ	2
عبدالرحمان سخی	چوکیدار	مغلپورہ	2
محبوب مسیح	چوکیدار	مغلپورہ	2
محمد لطیف	چوکیدار	مغلپورہ	2
عقیل مقصود	چوکیدار	مغلپورہ	2
خادم حسین	چوکیدار	مغلپورہ	2
نعیم احمد	چوکیدار	مغلپورہ	2
محمد صادق	چوکیدار	مغلپورہ	2
اشرف علی	چوکیدار	مغلپورہ	2
محمد اشرف	چوکیدار	مغلپورہ	2
محمد ارشاد	چوکیدار	مغلپورہ	2
محمد سلیم	چوکیدار	مغلپورہ	2
منیر احمد	چوکیدار	مغلپورہ	2
رانا عظیم	اے ایف سی	گلبرگ	15
محمد یوسف	ایف جی آئی	گلبرگ	12
نفیس احمد	چوکیدار	گلبرگ	2
محمد لطیف	چوکیدار	گلبرگ	2
ظہور الدین	چوکیدار	گلبرگ	2
نصر الدین	چوکیدار	گلبرگ	2
اسد خان	چوکیدار	گلبرگ	2
نواز بلوچ	چوکیدار	گلبرگ	2
جیون مسیح	چوکیدار	گلبرگ	2

بابر علی	چوکیدار	گلبرگ	2
محمود پرویز شیخ	اے ایف سی	رائیونڈ	15
فیاض الحسن	ایف جی آئی	رائیونڈ	12
محمد ندیم	چوکیدار	رائیونڈ	2
خورشید احمد	چوکیدار	رائیونڈ	2
مراتب علی	چوکیدار	رائیونڈ	2
محمد عمران	چوکیدار	رائیونڈ	2
شاہد علی صدیقی	اے ایف سی	رکھ چھبیل	15
ثاقب علی انجم	ایف جی آئی	رکھ چھبیل	12
رمضان علی	چوکیدار	رکھ چھبیل	2
عبدالغفار	چوکیدار	رکھ چھبیل	2
عباس حسین	چوکیدار	رکھ چھبیل	2
طارق حسین	چوکیدار	رکھ چھبیل	2
عبدالرزاق	چوکیدار	رکھ چھبیل	2
شاہد اسلم	چوکیدار	رکھ چھبیل	2
راحد علی	بیلدار	رکھ چھبیل	1
مبین خان	بیلدار	رکھ چھبیل	1

(د) ان مراکز پر خرید گندم کے لئے دوران سال 12۔2011اور 2013میں خرچ رقوم کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال12۔2011 85,87,98,168/-روپے
سال2013 91,80,30,554/-روپے

(ہ) ان دو سالوں کے دوران اجراء باردانہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال13۔2012 352131(بوریاں)
سال14۔2013 411975(بوریاں)
کل میزان: 764106(بوریاں)

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! جز(الف) میں جن مراکز میں گندم کی خریداری کا ذکر کیا گیا ہے، اس میں کل کتنے گودام ہیں اور یہ کب تعمیر کئے گئے تھے، اس کے علاوہ ان میں گندم سٹور کرنے کی کتنی capacity ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: اس کی detail آپ کے پاس ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! اس کے لئے تو محترمہ کو نیا سوال کرنا پڑے گا۔ جو detail انہوں نے مانگی تھی وہ تو چار سنٹر تھے جن کے نام بھی بتادیئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! پارلیمانی سیکرٹری صاحب کے پاس فی الحال اس کی detail نہیں ہے۔ آپ سوال دے دیں میں ان سے جواب لے لوں گا۔ اگلا سوال جناب ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 4898 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں گندم کے ہدف سے متعلقہ تفصیلات

*4898: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں 2014 میں گندم کی خرید کا کل ٹارگٹ کیا مختص کیا گیا؟

(ب) اس کی خرید کے لئے کتنے مستقل اور کتنے عارضی مراکز خرید گندم بنائے گئے ہیں؟

(ج) اس مقصد کے لئے کتنا باردانہ خریدا گیا ہے اس کی خرید کا طریق کار کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ):

(الف) سال 2014-15 میں حکومت کی طرف سے گندم کی خریداری کے لئے 35 لاکھ میٹرک ٹن کا ہدف مقرر کیا گیا تھا۔

(ب) گندم خریداری کے لئے کل 376 مراکز قائم کئے گئے جن میں 196 مستقل اور 180 عارضی مراکز تھے۔

(ج) سال 2014-15 میں 72,64,200 جیوٹ بیگ اور 5,71,20,000 پی پی تھیلہ خرید کیا گیا جس کے لئے پیپرا رولز میں وضع کردہ طریقہ ہائے پر عملدرآمد کیا گیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر جز(ب) میں بتایا گیا ہے کہ گندم خریداری کے لئے کل376 مراکز قائم کئے گئے جن میں196 مستقل اور180 عارضی مراکز تھے۔ میرا اس سلسلے میں ضمنی سوال یہ ہے کہ جب ہر سال procurement ہوتی ہے ہر سال آدھے سنٹر عارضی طور پر بنانے پڑتے ہیں انہیں مستقل بنیادوں پر کیوں نہیں بنایا جاتا؟ حالانکہ ہر سال محکمہ نے procurement کرنی ہوتی ہے اور پھر یہ محکمہ قیام پاکستان سے بھی پہلے کا چلا آ رہا ہے، اس کے علاوہ میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ محکمہ جو عارضی سنٹر بناتا ہے اس کو بنانے کا کیا criterion ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ پوچھ رہے ہیں کہ آپ ان سنٹروں کو مستقل بنیادوں پر کیوں نہیں بناتے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چوہدری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! extra سنٹر اس لئے بنائے جاتے ہیں کیونکہ ہر سال کا ٹارگٹ تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ محکمہ نے زمیندار کو support کرنا ہوتا ہے اور پنجاب کے عوام کے لئے مناسب قیمت پر آٹے کی فراہمی کے لئے اپنا target set کرنا ہوتا ہے۔ اسی لئے کچھ سنٹر مستقل بنیادوں پر قائم ہیں کچھ ہر سال ٹارگٹ کے مطابق بنائے جاتے ہیں تاکہ حکومت کی پالیسی کو implement کیا جا سکے۔ اس کے علاوہ پندرہ سے بیس کلو میٹر کے فاصلے پر یہ سنٹر بنائے جاتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے آپ بھی بہتر سمجھتے ہیں، سوال میں یہ پوچھا گیا تھا کہ آدھے کے قریب سنٹر عارضی بنیادوں پر بنائے جاتے ہیں اور جب ہر سال انہوں نے procurement کرنی ہے تو انہیں مستقل بنیادوں پر کیوں نہیں بنا دیا جاتا؟

جناب قائم مقام سپیکر: ہر سال ان کا different target ہوتا ہے، گندم کی پیداوار کے لحاظ سے ہر سال target بڑھتا ہی رہتا ہے اس لئے انہوں نے بتایا ہے کہ ہمیں عارضی سنٹر بنانے پڑتے ہیں کیونکہ ان کا target fix نہیں ہوتا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو عارضی مرکز بناتے ہیں اس کا کیا criterion ہے، کیا یہ سنٹر pick and choose سے بناتے ہیں یا جہاں پر گندم کی کاشت زیادہ ہوتی ہے اس علاقے کو choose کرتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر:آپ یہ عارضی سنٹر کتنے فاصلے پر بناتے ہیں، کس criterion کے تحت بناتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک(چودھری محمد اسد اللہ):جناب سپیکر!ایک سنٹر سے دوسرے سنٹر کا پندرہ سے بیس کلو میٹر کا فاصلہ رکھا جاتا ہے۔اس بات کی کوشش کی جاتی ہے کہ زمیندار بآسانی اپنی گندم سنٹر تک پہنچا سکے۔

جناب قائم مقام سپیکر:جی،ملک صاحب!اگلا سوال۔

جناب محمد ارشد ملک(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!سوال کے جز(ج)میں پوچھا گیا تھا کہ اس مقصد کے لئے کتنا باردانہ خریدا گیااور اس کا کیا طریق کار ہے؟چلیں پارلیمانی سیکرٹری صاحب مجھے اتنا بتادیں کہ کتنے jute bag اور کتنے polypropylene bag اس سال میں خریدے گئے،کس ریٹ اور کس criterion پر خریدے گئے؟

جناب قائم مقام سپیکر:کس ریٹ اور کس criterion کے تحت یہ بیگ خریدے جاتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک(چودھری محمد اسد اللہ):جناب سپیکر! jute bags quality بھی اس سوال کے جواب میں لکھی ہوئی ہے اور polypropylene bag کی قیمت بھی لکھی ہوئی ہے، شاید آپ نے سوال کا جواب نہیں پڑھا اور جہاں تک اس کی خریداری کے طریق کار کا تعلق ہے وہ پیپرا رول کے مطابق اس کی bids لی جاتی ہیں،اس کے بعد ہی اس کو purchase کیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر:جی،ملک صاحب!اگلا سوال۔

جناب محمد ارشد ملک(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!میں نے اس کا ریٹ پوچھا تھا کہ کس ریٹ پر یہ بیگ خریدے گئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر:انہوں نے بتایا ہے کہ bid ہوتی ہے اس میں جس کا کم ریٹ ہوتا ہے اس سے خریدے جاتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!کس ریٹ پر خریدے گئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر:پارلیمانی سیکرٹری صاحب!آپ کے پاس ریٹ ہے کہ یہ بیگ کس ریٹ پر خریدے گئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسداللہ): جناب سپیکر! jute bags خریدے گئے ہیں 140 روپے فی بیگ اور polypropylene bags تقریباً 34.50 روپے فی بیگ میں خریدے گئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال بھی جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) صاحب کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 4959 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال میں گندم کے گودام اور ان کی گندم سٹور کرنے کی کیپیسٹی سے متعلقہ تفصیلات

*4959: **جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں گندم کے کتنے گودام ہیں، ان میں گندم کی کتنی مقدار سٹور کی جاتی ہیں؟

(ب) اس ضلع میں 2014 کے سیزن میں کتنی گندم کا ٹارگٹ دیا گیا تھا؟

(ج) مذکورہ ضلع میں گندم کی خرید کے لئے کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(د) مذکورہ ضلع میں گندم کی خرید کے لئے کتنا باردانہ فراہم کیا گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسداللہ):

(الف) ضلع ساہیوال کی دو تحصیلوں میں گوداموں کی تعداد 74 ہے جن میں 76500 میٹرک ٹن گندم سٹور ہوتی ہے۔

(ب) ضلع ساہیوال میں گندم خریداری برائے سال 2014-15 میں 171000 میٹرک ٹن گندم خرید کا ہدف مقرر کیا گیا تھا۔

(ج) ضلع ساہیوال میں خرید گندم سکیم 2014-15 کے لئے مبلغ -/5,92,47,75,000 روپے مختص کئے گئے تھے۔

(د) 2014-15 میں گندم کی خریداری کے لئے 354735 جیوٹ (100 کلو گرام) اور 2913051 پی پی تھیلے (50 کلو گرام) فراہم کئے گئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال کے جز (ب) میں پوچھا گیا تھا کہ 2014 کے سیزن میں کتنی گندم کا target دیا گیا تھا۔ میں ضلع ساہیوال کے حوالے سے ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں کہ یہ target کس طرح set کیا گیا؟

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آج یہاں پر آپ کے ڈیپارٹمنٹ سے کون کون آیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! ڈپٹی سیکرٹری ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: سیکرٹری کہاں ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ڈائریکٹر ہیں اور نہ ہی سیکرٹری ہیں تو ہم نے سوال کس سے پوچھنے ہیں؟ حالانکہ آپ نے direction دی ہوئی ہے کہ متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری موجود ہوں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ذرا پوچھ کر بتائیں کہ سیکرٹری صاحب کیوں نہیں آئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! بتاتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ ابھی بتائیں کہ وہ کدھر ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! سیکرٹری صاحب tour پر گئے ہوئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی؟ ہم نے یہ ایجنڈا کتنے دنوں سے circulate کیا ہوا ہے اور کس چیز کا tour تھا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! وزیراعلیٰ کی direction پر ملتان گئے ہوئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: وزیراعلیٰ صاحب نے کبھی یہ نہیں کہا کہ آپ ایوان کو چھوڑ کر کہیں چلے جائیں۔ ان کی طرف سے یہ clear instructions ہیں کہ جس دن جس سیکرٹری کا وقفہ سوالات ہوگا وہ یہاں

پر موجود ہو گا۔اس چیز کو سیکرٹری برائے وزیراعلیٰ اور وزیراعلیٰ نے ہمیں ensure کرایا ہوا ہے بلکہ انہوں نے مجھے خود کہا تھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک(چودھری محمد اسداللہ):جناب سپیکر!ابھی نئی ٹاسک فورس بنائی گئی ہے اس سلسلے میں منسٹر صاحب اور سیکرٹری صاحب ادھر گئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر:جو بھی ہے مجھے نہیں پتا۔آپ کا سیکرٹری یہاں پر کیوں نہیں آیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک(چودھری محمد اسداللہ):جناب سپیکر!آئندہ اس چیز کو ensure کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر:آپ آج کا بتائیں۔پارلیمانی سیکرٹری صاحب آپ یہاں پر آئے ہوئے ہیں لیکن آپ کے سیکرٹری کو یہاں پر ہونا چاہئے تھا۔آپ مجھے بتائیں کہ جب already ایک چیز decided ہے اور میں ایک دفعہ کہہ چکا ہوں تو پھر وہ کیوں نہیں آئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک(چودھری محمد اسداللہ):جناب سپیکر!وہ ابھی ملتان میں ہیں،ان کو اطلاع دے دیتے ہیں کہ وہ ایوان میں آجائیں لیکن انہیں آنے میں ٹائم لگے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر:آپ دوبارہ confirm کریں۔مجھے نہیں لگتا کہ وہ ملتان میں ہوں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک(چودھری محمد اسداللہ):جناب سپیکر!confirm بھی کر لیتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر:سیکرٹری صاحب!بقیہ سوالات pending کر دیں۔پارلیمانی سیکرٹری صاحب! سیکرٹری فوڈ کو پیغام دے دیں کہ یہ آپ کی کوئی اچھی روایت نہیں ہے اور یہ آپ کے لئے آخری دفعہ warning ہے اور میں سارا Question Hour pending کر رہا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

اب توجہ دلاؤ نوٹس کا وقت تھا لیکن لاء منسٹر صاحب اسلام آباد چلے گئے ہیں ان کی طرف سے request آئی تھی اس لئے اسے pending کر دیتے ہیں۔

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر:اب ہم تحاریک استحقاق take up کرتے ہیں۔پہلی تحریک استحقاق ملک محمد نواز کی ہے۔یہ کافی عرصے سے چلی آرہی ہے اس تحریک استحقاق کو dispose of کیا جاتا ہے۔

اگلی تحریک استحقاق جناب ابو حفص محمد غیاث الدین کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔پہلی تحریک التوائے کار 161/15 میاں نصیر احمد کی ہے۔اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔

جام پور (راجن پور) میں محکمہ انہار کی کروڑوں روپے کی اراضی پر بااثر افراد کا قبضہ

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): شکریہ۔جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار انتہائی اہمیت کی حامل ہے جس میں ایک natural course ہے جگہ اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کی ملکیت ہے لیکن اس پر مختلف لوگوں نے قبضہ کیا ہوا ہے۔ریونیو ڈیپارٹمنٹ اور اریگیشن ڈیپارٹمنٹ نے اس کی joint demarcation کی ہے۔تقریباً 97 لوگ ہیں جنہوں نے اس پر تجاوز کیا ہوا ہے لیکن صرف تین لوگوں نے ہائی کورٹ سے stay لیا ہے باقی 94 نے نہیں لیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: ہائی کورٹ سے کن کن لوگوں نے stay لیا ہوا ہے، آپ کے پاس ان کی تفصیل ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! نصر اللہ خان دریشک، ان کے بیٹے علی رضا خان اور حسنین بہادر نے ہائی کورٹ سے stay لیا ہوا ہے اس کے علاوہ 94 میں سے کسی نے stay نہیں لیا ہوا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈیپارٹمنٹ انتہائی نااہلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے ہائی کورٹ میں pursue بھی نہیں کرتا ہوگا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! آج ان کو ٹائم دیا ہے کہ اگلے دو دن میں یہ encroachment ہر صورت میں ہٹوائی جائے۔آپ اسے Monday تک pending کر لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈیپارٹمنٹ نے demarcation کے بارے میں کیا کہا تھا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین):جناب سپیکر!انشاء اللہ مقدمے کی پیروی کریں گے۔ کیس ہائیکورٹ میں pending ہے اس کی تاریخ پیشی لگی ہوئی ہے ڈیپارٹمنٹ نے اپنا وکیل کیا ہوا ہے اور وہ پیش کر رہے ہیں اور اس مقدمے کی مزید بہتر پیروی کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر:اس تحریک التوائے کار کو Monday تک کے لئے pending کر دیتے ہیں آپ Monday والے دن اس بارے میں بتائیے گا۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/196 جناب امجد علی جاوید کی ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔

پنجاب کے گورنمنٹ کامرس کالجز کے کنٹریکٹ ملازمین کو تنخواہوں کی عدم ادائیگی

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین):جناب سپیکر!اس تحریک التوائے کار کے ضمن میں عرض ہے کہ پنجاب کے 118 گورنمنٹ کامرس کالج کے 866 کنٹریکٹ لیکچرار اور نان گزیٹڈ ملازمین یکم اگست 2012 کو ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں شامل ہو چکے ہیں جس کے بعد ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں ان کو ٹیوٹا کنٹریکٹ پالیسی سے گورنمنٹ آف پنجاب کنٹریکٹ پالیسی 2004 میں لانے کے لئے کام شروع کیا گیا ہے۔اس ضمن میں عرض ہے کہ تمام کنٹریکٹ ملازمین کا کیس ڈیپارٹمنٹ میں قواعد و ضوابط کے مطابق رکھا گیا ہے اور ریگولیشن ونگ ایس اینڈ جی اے ڈی اور فنانس ڈیپارٹمنٹ کو بھی بھیج دیا گیا ہے جس پر ان کو حکومت کی طرف سے کچھ ہدایات دی گئی ہیں چنانچہ ان ہدایات کی روشنی میں نئے سرے سے کیس تیار کر کے دوسری مرتبہ منظوری کے لئے ریگولیشن ونگ ایس اینڈ جی اے ڈی اور فنانس ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے وزیر اعلیٰ صاحب کو بھجوادیا گیا ہے جس کی منظوری وزیر اعلیٰ سے ہو چکی ہے۔ ملازمین کو پورے پنجاب میں خالی سیٹوں پر تعیناتی کے لئے کیس ڈائریکٹر کامرس پنجاب کو بھجوایا جا چکا ہے تاکہ ملازمین اپنی اپنی ریگولر سیٹ پر تنخواہیں ضلعی دفتر حسابات کے ذریعے وصول کریں۔اس دوران ان کی مقرر کردہ تنخواہیں بھی ادا کی جا رہی ہیں۔اس ضمن میں مزید عرض ہے کہ ان کا باقاعدہ نوٹیفکیشن فنانس ڈیپارٹمنٹ کے توسط سے جاری کر دیا جائے گا اور ان کی تنخواہ اور دیگر الاؤنسز سرکاری مقرر شرح سے ادا کر دیئے جائیں گے۔چنانچہ ڈائریکٹر کامرس

پنجاب اور ڈی پی آئی کالجز پنجاب سے جیسے ہی کیس ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو اس ضمن میں قواعد و ضوابط کی پابندی کرتے ہوئے نوٹیفکیشن کی صورت میں موصول ہوگا تو اس صورت میں نوٹیفکیشن جاری کرکے فنانس ڈیپارٹمنٹ کو حسب ضابطہ بھیج دیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/236 میاں طارق محمود کی ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر!اس سلسلے میں گزارش ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو pending فرمادیں چونکہ ابھی اس تحریک التوائے کار کا مفصل جواب نہیں آیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک التوائے کار next week تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/269 شیخ علاؤالدین کی ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔

پنجاب یونیورسٹی کی اراضی کو کمرشلائزیشن اور لیز کی آڑ میں فروخت کا انکشاف

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر!اس ضمن میں عرض ہے کہ یونیورسٹی کی زمین کسی کو کسی صورت میں مسلسل کمرشلائزیشن لیز کی آڑ میں ہرگز فروخت نہیں کی گئی۔یونیورسٹی نے کبھی بھی کسی خسارے کو پورا کرنے کے لئے یونیورسٹی کی زمین کو لیز پر نہیں دیا۔یونیورسٹی پٹہ پر دی جانے والی زمین کو صرف اور صرف سالانہ پٹہ پر دیتی ہے جس کی ہر سال نئے سرے سے تجدید کی جاتی ہے۔سالانہ پٹہ پر دینے کا عمل صرف اور صرف عارضی ہے اس کو سالانہ پٹے پر دیئے جانے کی پالیسی کا مقصد بھی یہی ہے کہ کوئی بھی پٹہ دار یونیورسٹی کی زمین کو مستقل اپنے استعمال و قبضہ میں نہیں رکھ سکتا۔مزید سالانہ پٹہ کی شرائط میں یہ کیفیت درج ہے کہ یونیورسٹی پٹہ پر دی گئی زمین کو اپنی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے پندرہ یوم کے اندر اندر خالی کرواسکتی ہے اور یہ عمل قابل ذکر ہے کہ ماضی میں جب بھی یونیورسٹی کو ضرورت پڑی ہے تو پٹہ پر دی گئی زمین پندرہ دن کے نوٹس پر خالی کروائی گئی ہے۔سالانہ پٹہ کے نظام کے مطابق زمین long lease پر دی ہی نہیں جاسکتی اور اس نظام کے تحت زمین کا واپس نہ ملنا ناممکن عمل ہے۔مزید وضاحت یہ ہے کہ یونیورسٹی کی زمین

صرف اور صرف سالانہ پٹہ پر فصل اگانے کے لئے دی جاتی ہے اور اس کے علاوہ کوئی زمین نہیں دی جاتی۔یونیورسٹی کی زمین پر کوئی پختہ شادی ہال نہیں ہے بلکہ یہ ایک عارضی شامیانے لگے ہوئے ہیں جن کو صرف تین سال کی مدت کے لئے لیز پر دیا گیا ہے۔شادی لان کے لئے عارضی جگہ دیئے جانے کا مقصد صرف یہ ہے کہ ہائر ایجوکیشن کمیشن اور گورنر پنجاب کی ہدایت کے مطابق تمام یونیورسٹیوں نے اپنی آمدنی بڑھانے کے لئے کمرشل منصوبے شروع کئے ہیں اور اس آمدنی کو ریسرچ اور ڈویلپمنٹ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے کیونکہ گورنمنٹ کی طرف سے گرانٹ میں قواعد کے مطابق مسلسل کمی آ رہی ہے۔یونیورسٹی نے ریسرچ گرانٹ 16 لاکھ روپے سے بڑھا کر 10 کروڑ روپے کر دی ہے۔یونیورسٹی کا ہمیشہ متوازن اور سرپلس بجٹ رہا ہے، کبھی خسارے میں نہیں گئی تو جن آدمیوں کو یہ زمین دی گئی ہے یہ صرف اور صرف مختصر مدت کے لئے ہے اور جب بھی یونیورسٹی کو ضرورت ہوگی اس زمین کو واگزار کرا لیا جائے گا۔شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 270/15 شیخ علاؤالدین کی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر!میری گزارش ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو چند دنوں کے لئے pending فرما دیں۔انشاء اللہ اگلے ہفتے میں اس کا جواب آ جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔اس تحریک التوائے کار نمبر 270/15 کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 303/15 ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے۔

لاہور کی سڑکوں اور پلازوں کے سامنے ناجائز پارکنگ کی وجہ سے شہریوں کو پریشانی کا سامنا

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر!اس سلسلے میں عرض یہ ہے کہ اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ صوبائی دارالحکومت لاہور شہر میں دن بدن ٹریفک کے مسائل میں اضافہ ہو رہا ہے۔اس ضمن میں لاہور پارکنگ کمپنی نے بہت سی سڑکوں پر موجودہ پارکنگ کو بہتر طریقے سے چلانے کے انتظامات کر رکھے ہیں۔اس کے علاوہ ٹریفک پولیس بھی ناجائز

پارکنگ اور مختص جگہ سے تجاوز کرنے پر چالان کرتی ہے۔جہاں تک ناجائز پارکنگ کا تعلق ہے تو اس پر لاہور پارکنگ کمپنی نے کافی حد تک قابو پالیا ہے اگر کوئی ناجائز پارکنگ کرتا ہوا پایا جاتا ہے تو اس کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر!لاہور پارکنگ کمپنی شہر میں پارکنگ کے مسائل حل کرنے کے لئے مختلف منصوبوں پر کام کر رہی ہے جس کے نتیجے میں سڑکوں پر پارکنگ کے مسائل پر قابو پایا جا سکے گا۔ان منصوبوں میں مختلف جگہوں پر پارکنگ پلازے بنائے جائیں گے۔مزید ضلعی حکومت اور ٹاؤن انتظامیہ نے مشترکہ طور پر کوشش جاری رکھی ہوئی ہے کہ ان مسائل پر قابو پایا جا سکے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 430/15 جناب امجد علی جاوید، جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ) اور محترمہ عائشہ جاوید کی طرف سے ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو بھی Monday تک کے لئے pending کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔اس تحریک التوائے کار نمبر 430/15 کو Monday تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس تحریک التوائے کار کا جواب Monday تک آ جانا چاہئے۔اس بات کو ensure کیا جائے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 434/15 جناب احمد خان بھچر کی ہے۔

میانوالی کے علاقے موسیٰ خیل و دیگر میں واٹر سپلائی سکیمیں خراب ہونے کی وجہ سے لوگوں کو پریشانی کا سامنا

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر!اس ضمن میں عرض یہ ہے کہ حکومت پنجاب کی ہدایت کے مطابق دیہی واٹر سپلائی سکیمیں LCBO کے ذریعے چلائی جاتی ہیں۔Local Community Based Organization اس کی نگرانی کرتی ہے اور اخراجات بھی برداشت کرتی ہے لیکن میانوالی میں 2001 کے بعد کچھ دیہی واٹر سکیمیں وقتاً فوقتاً ٹی ایم اے کے حوالے کی گئیں جن کو ٹی ایم اے چلاتی ہے۔مالی مشکلات کے پیش نظر واٹر سپلائی سکیموں

کو چلانے کے لئے کئی مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ موسیٰ خیل، چھدرو، ابا خیل ضلع میانوالی کی یونین کونسلوں کے ایسے نام ہیں کہ جہاں ہر یونین کونسل میں مختلف واٹر سپلائی سکیمیں موجود ہیں جو کہ مختلف ادوار میں لگائی گئی تھیں۔ان میں سے کچھ تو بہت پرانی ہونے کی وجہ سے مکمل dead ہو چکی ہیں۔ یہ تمام سکیمیں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ نے لگائی تھیں۔ موسیٰ خیل اور چھدرو یونین کونسل میں واٹر سپلائی سکیمیں پرانی ہونے کی وجہ سے dead ہو چکی ہیں۔ 2001 سے یہ واٹر سپلائی سکیمیں take over ہوئی تھیں۔اب ان سکیموں میں سے کچھ چل رہی ہیں جبکہ باقی ناکارہ ہو چکی ہیں۔ ٹی ایم اے کے مالی وسائل کے مطابق ان کی مرمت اور بحالی کا کام جاری ہے۔پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ بھی اس سلسلے میں تحرک کر رہا ہے کہ Community Based Organizations بنائیں اور واٹر سپلائی سکیمیں ان کے حوالے کریں۔ حکومت پنجاب نے بذریعہ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ان بند پڑی ہوئی واٹر سپلائی سکیموں کی بحالی کے لئے مالی سال 2015-16 میں ضروری اقدامات کر رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: اب جناب ابو حفص محمد غیاث الدین مجلس قائمہ برائے مذہبی امور اور اوقاف کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) تعلیم القرآن و سیرت انسٹیٹیوٹ پنجاب 2015 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مذہبی امور اور اوقاف کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! میں

The Punjab Institute of Quran and Seerat Studies (Amendment) Bill 2015(Bill No.32 of 2015)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مذہبی امور اور اوقاف کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس اجلاس سے پہلے جب سیلاب آیا تو میں نے ایک بڑی ہی اہمیت کی حامل تحریک التوائے کار دی تھی۔ میں گزارش کروں گا کہ اسے out of turn take up کر لیا جائے۔ سیلاب آیا ہوا ہے اور میرے حلقے میں راوی کے کنارے پر پورے پورے گاؤں دریا بُرد ہو گئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! آپ پہلے مجھے اپنی تحریک التوائے کار دکھا دیں۔ اب تو میں سرکاری کارروائی شروع کر چکا ہوں اور تحریک التوائے کار کا وقت بھی ختم ہو چکا ہے۔ آپ کل اس حوالے سے میرے ساتھ discuss کر لیجئے گا۔

سرکاری کارروائی

آرڈیننسز

(جو پیش ہوئے)

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے۔

آرڈیننس پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی 2015

MR ACTING SPEAKER: A Minister may lay the Punjab Safe Cities Authority Ordinance 2015.

MINISTER FOR MINES AND MINERALS (Mr Sher Ali Khan): Mr Speaker! I lay the Punjab Safe Cities Authority Ordinance 2015.

MR ACTING SPEAKER: The Punjab Safe Cities Authority Ordinance 2015 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of the

Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Home Affairs with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2015

MR ACTING SPEAKER: A Minister may lay the Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2015.

MINISTER FOR MINES AND MINERALS (Mr Sher Ali Khan): Mr Speaker! I lay the Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2015.

MR ACTING SPEAKER: The Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2015 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Local Government and Rural Development with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس (ترمیم) جنگلات پنجاب 2015

MR ACTING SPEAKER: A Minister may lay the Punjab Forest (Amendment) Ordinance 2015.

MINISTER FOR MINES AND MINERALS (Mr Sher Ali Khan): Mr Speaker! I lay the Punjab Forest (Amendment) Ordinance 2015.

MR ACTING SPEAKER: The Punjab Forest (Amendment) Ordinance 2015 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Forestry and Fisheries with the direction to submit its report within two months.

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ راولپنڈی میں 23 تاریخ کو ایک معمولی سا جھگڑا ہوا، یہ لین دین کا مسئلہ تھا اور اس میں دو لوگ معمولی زخمی ہوئے تھے۔ پولیس نے اس میں تیرہ یا چودہ لوگوں کو نامزد کیا اور تقریباً ڈیڑھ سو نامعلوم لوگوں کے خلاف بھی پرچہ درج کیا گیا اور اس میں ATA-7 بھی لگا دی گئی ہے۔ اس کی وجہ سے وہاں علاقے میں بڑی unrest ہے اور لوگ بڑے پریشان ہیں۔ ہمارے پی ٹی آئی کے دفاتر پر پولیس بار بار چھاپے مار رہی ہے اور ڈیڑھ سو نامعلوم لوگوں کی وجہ سے پولیس جس کو مرضی چاہے پکڑ سکتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میرا خیال ہے کہ یہ media میں بھی چلتا رہا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جی، ہاں۔ میں ذرا وضاحت کر دوں کہ میڈیا میں یہ غلط چلتا رہا ہے۔ یہ تین واقعے at a time ہوئے تھے۔ ایک road accident تھا جس میں دو لوگ زخمی ہوئے اور دو کی موت واقع ہو گئی تھی۔ دوسرے واقعے میں پیپلز پارٹی کے شیراز کیانی کے ساتھ لڑائی میں دو افراد کی موت واقع ہوئی اور تین یا چار لوگ زخمی ہوئے تھے۔ اسی طرح تیسرے واقعے میں دو دکانداروں کی آپس میں لین دین کے تنازعے کی وجہ سے لڑائی ہوئی۔ اس کا الزام پی ٹی آئی پر لگا دیا گیا کیونکہ ہمارا دفتر نزدیک تھا۔ اس لڑائی میں صرف دو لوگ زخمی ہوئے جبکہ پولیس نے ایف آئی آر میں چودہ لوگوں کو نامزد کیا، ڈیڑھ سو نامعلوم لوگوں کا بھی ذکر کیا گیا اور اس ایف آئی آر میں ATA-7 شامل کی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: عباسی صاحب! کل وزیر قانون، رانا ثناء اللہ خان آ جائیں گے تو آپ ان کی موجودگی میں اس بابت بات کر لیجئے گا اور وہ اس کا جواب دے دیں گے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اسی حوالے سے میں نے توجہ دلاؤ نوٹس بھی دیا ہوا ہے۔ ہم وہاں پر پی ٹی آئی کا کوئی دفتر نہیں کھول پا رہے کیونکہ جب دفتر کھلتا ہے تو پولیس وہاں پر موجود لوگوں کو گرفتار کر کے لے جاتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کل وزیر قانون سے اس کا جواب لے لیں گے اور اگر آپ نے توجہ دلاؤ نوٹس دیا ہوا ہے تو اس کو بھی take up کر لیں گے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! بہت شکریہ

آرڈیننس (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2015

MR ACTING SPEAKER: A Minister may lay the Punjab Local Government (Second Amendment) Ordinance 2015.

MINISTER FOR MINES AND MINERALS (Mr Sher Ali Khan): Mr Speaker! I lay the Punjab Local Government (Second Amendment) Ordinance 2015.

MR ACTING SPEAKER: The Punjab Local Government (Second Amendment) Ordinance 2015 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Local Government and Rural Development with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس (ترمیم) پنجاب ڈرگز 2015

MR ACTING SPEAKER: A Minister may lay the Punjab Drugs (Amendment) Ordinance 2015.

MINISTER FOR MINES AND MINERALS (Mr Sher Ali Khan): Mr Speaker! I lay the Punjab Drugs (Amendment) Ordinance 2015.

MR ACTING SPEAKER: The Punjab Drugs (Amendment) Ordinance 2015 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Health with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس (ترمیم) پنجاب فوڈ اتھارٹی 2015

MR ACTING SPEAKER: A Minister may lay the Punjab Food Authority (Amendment) Ordinance 2015.

MINISTER FOR MINES AND MINERALS (Mr Sher Ali Khan): Mr Speaker! I lay the Punjab Food Authority (Amendment) Ordinance 2015.

MR ACTING SPEAKER: The Punjab Food Authority (Amendment) Ordinance 2015 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Food with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس (دوسری ترمیم) پنجاب ڈرگز 2015

MR ACTING SPEAKER: A Minister may lay the Punjab Drugs (Second Amendment) Ordinance 2015.

MINISTER FOR MINES AND MINERALS (Mr Sher Ali Khan): Mr Speaker! I lay the Punjab Drugs (2nd Amendment) Ordinance 2015.

MR ACTING SPEAKER: The Punjab Drugs (Second Amendment) Ordinance 2015 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Health with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس پنجاب سپیشل پروٹیکشن یونٹ 2015

MR ACTING SPEAKER: A Minister may lay the Punjab Special Protection Unit Ordinance 2015.

MINISTER FOR MINES AND MINERALS (Mr Sher Ali Khan): Mr Speaker! I lay the Punjab Special Protection Unit Ordinance 2015.

MR ACTING SPEAKER: The Punjab Special Protection Unit Ordinance 2015 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred

to the Standing Committee on Home Affairs with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس (ترمیم) پنجاب ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی 2015

MR ACTING SPEAKER: A Minister may lay the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Ordinance 2015.

MINISTER FOR MINES AND MINERALS (Mr Sher Ali Khan): Mr Speaker! I lay Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Ordinance 2015.

MR ACTING SPEAKER: The Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Ordinance 2015 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Industries with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب 2015

MR ACTING SPEAKER: A Minister may lay the Infrastructure Development Authority of the Punjab Ordinance 2015.

MINISTER FOR MINES AND MINERALS (Mr Sher Ali Khan): Mr Speaker! I lay Infrastructure Development Authority of the Punjab Ordinance 2015.

MR ACTING SPEAKER: The Infrastructure Development Authority of the Punjab Ordinance 2015 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Communication and works with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس (ترمیم) خالص غذا پنجاب 2015

MR ACTING SPEAKER: A Minister may lay the Punjab Pure Food (Amendment) Ordinance 2015.

MINISTER FOR MINES AND MINERALS (Mr Sher Ali Khan): Mr Speaker! I lay the Punjab Pure Food (Amendment) Ordinance 2015.

MR ACTING SPEAKER: The Punjab Pure Food (Amendment) Ordinance 2015 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Food with the direction to submit its report within two months.

آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس کل مورخہ 28۔اگست 2015 صبح 9:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔